مرثیہ تکیہ شبیر میں نے سنا شیوہ والا آ اور بھکے شور ہر گھر سے مرے آتا ہے لے مبارک ہو شہ شبیر نے بلوایا ہے عید ہے آج مرے گھر مرے مولا آئے	۲ شکر ہے شکر کہ خالق نے یہ دن دکھلایا پسر فاطمہ کو ہم نے سلامت پایا ماہی آمد اچھے سے علی کا جایا انکا سا ایسا زمانے میں خدا کا سایا	۳ دھیان رکھنا کہ جو آپ ہو بچے سوار بعد دولہا کے نکلے آپ نے کا بعد ہو آنے لے لے بلا آمد آمد ناصحم دختر فاطمہ ہے خوب ہے ہم
قافلہ روشن ہے شہ جن و بشر آتے ہیں عرش اعظم کے ستارے مرے گھر آتے ہیں	بخت جاگے خلف شیر خدا آپہونچا مشکلیں حل ہوئیں اب عقدہ کشا آپہونچا	پردہ رو کے ہوئے عباس علی آئینگے آپ حضرت انھیں محمل سے اتر دینگے
۴ واہ کیا بندہ نوازی ہے حضرت کے نثار اپنے آقا کے ہیں الطاف و عنایت کے نثار صدقے اس عہد وفا کے حضرت کے نثار مجھ سے ناچیز پہ ہیں اس قدر الفت کے نثار	۵ جلد بستی میں مجبوں کو یہ دیا کے خبر جلد آئے ہے جلو آئے ہے شبیر جن و بشر دولت دین جو ہیں شاہ ہیں آئے گھر عورتیں جن کو ہیں شاہ ہیں آئے گھر	۶ خوان کھانے کے جو ہیں بیچ میں بیچار سر پہ ہیں نوکر شاہ کے لشکر میں بیچار ڈالیاں میوہ کی خوان طعمی میں بیچار آپ کے ہیں کنیزیاں موجود ہیں بیچار
سرمۂ چشم ہے خاک کف پائے مولا صدقے اوس راہ کے جس راہ سے آئے مولا	جسکی حاجت ہو جو کچھ اب روا ہوئیگی ساری بستی کے مریضوں کو شفا ہوئیگی	پہلے کچھ اور تصدق نہ اتارونگی میں سات بار آپ کو شبیر پہ وارونگی میں
۷ بیکسی تھی کہ ہر صادق الاقرار وہ شاہ جو کیا تھا وہ کیا ابن علی نے واللہ بیقراری سے مری نیند ہے مولا آگاہ روح کو رنج ہے اور قلب ہے کیوں راہ	۸ آنکھیں دیدار جناب علی اکبر کو ہیں آنکھیں آنسو ہیں دل و جان و جگر کو ہیں شکر ہے حضرت عباس کے صدقے ہیں سر پہ ہے چتر شہ صفدر کو ہیں	۹ آپ کے لاش میں فرش ہے وہ نیک سیر گھر کو آرا سے سجے نے بچھایا ہے آپ کے لاش میں فرش ہے وہ نیک سیر غلب مومن کی طرح جیسا کیا سارا گھر
شاہ تھے رنج سفر میں جو میں غم کھاتی تھی کئی دن سے مجھے راتوں کو نہ نیند آتی تھی	دیکھنا ہو جسے دنیا میں حسن کی صورت دیکھے وہ قاسم سنجیدہ سخن کی صورت	ابن زہرا کی جگہ دل میں جو پائی اوسنے صدر میں مسند شبیر بچھائی اوسنے

اطلاع عرض ہے کہ مراثی قلمی و مطبوعہ ۔ الحمد صلوٰۃ تاریخ کتب ۔ لکھنؤ بھائی دروازہ ۔ سردار باغ سے طلب کریں

MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

۱۱

کیا خبر تھی کہ یہ فرزند علی کا غم ہے
فرش سے صاف عیاں تھا کہ صف ماتم ہے

۱۲

کچھ وہیں ٹھہری ہیں کچھ لوگ ادھر آتے ہیں
وہ نشان فوج حسینی کے نظر آتے ہیں

۱۳

ہاں عیاں قدرت اللہ کا جلوا ہوگا
نور ایسا تو نظر نے بھی نہ دیکھا ہوگا

۱۴

فالی سنہ ہے وہ داسی تھی کہ پھیلی ہے
جس طرح قبر پیغمبر میں بھیجا ہوا ہے
پاتا ہی تھی کہ ڈالی دی کہ کوئی آتا ہے
میرے مالک نے گلشن سے پھیلا ہے

۱۵

شاید اس کھیت کے پھول ہیں حسین بچا
اللہ اللہ کیا ہے ہر خندہ نگاہ
کیا کرتی نہیں کچھ دور کی ہر خندہ نگاہ
کیا ہے ہر آمد شاہ

۱۶

دم ہیں اعجاز مسیحا کا دکھا دیتی ہیں
خود ہیں بیمار پہ مردم کو جلا دیتی ہیں

۱۷

چھپ گیا خاک کے پردے میں اجالا میرا
ہائے دنیا سے گیا بیٹھنے والا میرا

۱۸

اب سواری امام دوسرا آتی ہے
دمبدم کان میں ڈنکے کی صدا آتی ہے

۱۹

جلد دیکھو کوئی ناقہ کہ عماری آئی
در پہ شاید مرے آقا کی سواری آئی

۲۰

گھر سے کیا نکلی وہ گویا مہ انور نکلا
قافلہ بیبیوں کا قلعہ سے باہر نکلا

۲۱

رخ سے روشن ہو اگر رات اندھیری ہوئے
لاکھ باری جو تصدق ہوں تو سری ہوئے

Marsiya4Marsiya
www.eMarsiya.com

۳۱

خواب میں دیکھیے یہ بھی شہ ذی جاہ
دل نہ نکلے کبھی اس تیغ سے کیسو ایسے
سر نگوں ہو مہ و خورشید سے ابرو ایسے
نیت باز و دن جنبش کی بازو ایسے

شمع گل ہوئے جو پرنور کلائی دیکھے
چاند چھپ جائے جو ماتھے کی صفائی دیکھے

۳۲

عرض کی اس نے کہ اے شہ ہم تو ہیں تمہاری نوکر
ہم ہیں درویش جو ہو ایسے تمہارے نوکر
ہم ہیں درویش جو ہو ایسے تمہارے نوکر
ہم ہیں درویش جو ہو ایسے تمہارے نوکر

چاہیے اہل دول کو امرا کی صحبت
فقرا کو ہے خوش آتی فقرا کی صحبت

۳۳

کیا کہوں خلق مجسم ہے وہ کونین کا شاہ
کیا کرم بخشا ہے اللہ نے اللہ اللہ
رات دن رہتی ہے اس ایک شفقت کی نگاہ
آپ لیتے ہیں غریبوں کی خبر شام و پگاہ

غیر کے بچوں کو وہ لخت جگر جانتے ہیں
رحم یہ ہے کہ یتیموں کو پسر جانتے ہیں

۳۴

قحط ہے اس حسن بے خبا ہے جب خلق حسن
سب ہی طور ہے جیسے علی کا ہے چلن
غربت اور اس کی باتیں ہیں جیسے حسن
مرتبہ کیا ہے فقیروں وہ سلطان زمن

کم بھی ہدیہ کوئی دیجا تو لے لیتے ہیں
اپنے پہلو میں غریبوں کو جگہ دیتے ہیں

۳۵

ابن ملجم نے یہ فرمایا باشفاق تمام
اس کو ہے یہ کہ وہ دیکھے گا جو بوسہ لعام
ابن ملجم کا ہے اعلیٰ علام
اسکو ہے یہ تصدق ہے جو حرام

بخوشی دن کو ہوئی ہم تو تمہارے مہمان
شب کو تم لوگ ہو آپ کے ہمارے مہمان

۳۶

عرض کی ہے کہ تمہیں ہی ہو مجھے بخش دیا
ہنس کے فرمایا کہ تم نے تو ہمیں شاد کیا
ہم نے لو راہ خدا میں اسے آزاد کیا

۳۷

آپ دل پہ چلے جا کر جو اس نے دیکھا
فقرا کھا رہے تھے بیٹھے میان بازار
عرض کی ہے کہ ہیں تو فقیر تو فقیر
ہے یہ گھوڑے کی جنبش کی ہے ایسا ابرار

کچھ بچا نہ لگے خادم یہ نہ مولا بیٹھے
اونکا حلقہ تھا جہاں خاک پہ وہاں جا بیٹھے

۳۸

تمام کے ہوتے ہی یہ قافلہ سارا آیا
نعمت دنیا کا جیسے بھلا پایا
خوان آیا تو اٹھا کھا نہیں بھلا پایا
فرش پر آپ کے اٹھا کے خود بیٹھ کے کھانا کھایا

طشت و ابریق بھی پھر سامنے لائی اونکے
کھا چکے جب تو خود ہاتھ دھلائی اونکے

۳۹

وقت رخصت جو بھکاری تھے یہ شاہ عالم
آپ رو رو کے کہتے تھے یہ شاہ عالم
مجھ سے رو رو کے کہتے تھے یہ شاہ عالم
اپنا کیوں ولی ہے یہ دیکھ کے شاہ عالم

قلعہ سے چند قدم لینے کو آنا شیریں
اک ذرا یاد رہے بھول نہ جانا شیریں

MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

۲۸

عون کی ہین کہ اس لطف و عنایت کے نثار
دیکھیے آپکے آنے کا کیا ہے اقرار
بیٹھیے قدمون سے یہ لونڈی ہے جسکی زینب
میری خاطر سے یہ فرماتی ہین شاہ ابرار

کس طرح مجکو یقین ہو کہ حضور آئینگے
مسکرا کر کہا واللہ ضرور آئینگے

۲۹

کہکے قدمون سے کہا ہین یہ بشیرون و نذیر
کیا اکیلے فقط آئے ہین امام کونین
مجھ سے فرمایا کہ کیون دلی ہے کیون ہے غمگین
گھر مین کیا کچھ بھی نہین آئے ہین حسین

دیکھنا اور ہی کچھ جاہ و حشم ہوئے گا
ساتھ سب قافلۂ اہل حرم ہوئے گا

۳۰

اونکو دیکھ کے تصدق ہین وفا کیشون کی جان
فرق کیونکر ہو وہ ہین جنکے صداقت کی زبان
ایک اونکا ہے یہ الطاف و کرم ہے احسان
کیا کہے خدا اونکی ہین اور لونڈی کی شان

دیکھ ہی لوگے جو ان لوگونکی توقیر ہین
بیبیان کا ہمکو ہین نور کی تصویر ہین

۳۱

کیا اونکا کہ وہ تو سب ہین اشک کو
ذکر کیا اونکا ہو اصحاب کے نہین شہ ہو
ساتھ اونکے ہو اصحاب کے نہین شہ ہو
ایک مقصد ہے کہ شاہ سا رشید ہو
جنکی دعوت ہے جو خاص خداوند غفور

گھر مین گو فاقہ تھا خالق نے مگر شاد کیا
کانسۂ نعمت جنت اوسی امداد کیا

۳۲

کہکے یہ بی بی نے جھکا دیا سر کو
اور تری بیٹی ہون مولی شہ دین کو
سب خوشی ہو اونکی یہ کہا زینب کو
غیر کے چار طرف اونکی جھکی تھی نگاہ
دور سے اونکو نظر آئے علمہا کے سیاہ

اونکی تعریف کو ہے شیر بن ہاگاہ

۳۳

کیا کہا ہے یہ بشیر بن ہاگاہ
اونکی تعریف کو ہے شیر بن ہاگاہ
سب خوشی ہو اونکی یہ کہا زینب کو
غیر کے چار طرف اونکی جھکی تھی نگاہ
دور سے اونکو نظر آئے علمہا کے سیاہ

۳۴

بولی گھبرا کے وہ لوگونکی طرف دیکھو
یہ تو ہے صاف سا اونکا نہین بھیجا
مطلقاً انہین جو ان عرب کا نہین
فوج شیر نہین یہ تو ہے شکر کوفی

اونکو دکھلاؤ مجھے جنکی طلبگاری ہے
علم سبز ہی نہ خیمۂ زنگاری ہے

۳۵

کیا کہا ہین کیا باغ جھکا کیا
ہین کہ کیا ہین کیا جھوٹ کہا کیا
ہین ناقہ ہین ہین نہ ولیے ہین سوار
زمانہ ہین ہین ہین نہ ولیے ہین سوار
نہ وہ سجدے کی نشان اور نہ بغل اور نہ خمار

میری بی بی ہین وہ قد مونپہ گرونگی جنکے
ہونگی زینب وہی ہین گرد پھرونگی جنکے

۳۶

دل کچھ اسوقت پریشان ہے خدا خیر کرے
منظر تن ہین ہے جان ہے خدا خیر کرے
یہ کچھ اور ہی سامان ہے خدا خیر کرے
چشم ہین اشکون کا طوفان ہے خدا خیر کرے

غلغلہ کیسا تھا کہ آتی ہین حسینیں آتی ہین
یہ تو شاید کسی بندی کو لیے جاتی ہین

۳۷

دیکھا ہے اسوقت پریشان ہے خدا خیر کرے
منظر تن ہین ہے جان ہے خدا خیر کرے
یہ کچھ اور ہی سامان ہے خدا خیر کرے
چشم ہین اشکون کا طوفان ہے خدا خیر کرے

غم کا سامان تھا جدھر آنکھ اٹھا کر دیکھا
دامن کوہ ہین اوترا ہوا لشکر دیکھا

خبر سبط نبی دیکھیے کیا آتی ہے
میرے کانون ہین تو ماتم کی صدا آتی ہے

Marsiyaedilasiya
www.emarsiya.com

۳۷

دل ہے بیتاب سنبھلتا نہیں بیٹھے بیٹھے
پاس اس فوج کے کیا کوئی نہ تھا سر کے تو فقیر
کون سے شہر کے آئے ہیں یہ کیا ہیں کدھر

۳۸

حال اسطرح کا دیکھا ہے کہ پھٹتا ہے جگر
نہیں معلوم کہ لوٹا گیا کس شخص کا گھر
غرق خون ہے تو کسی نے پہنے ہیں کپڑے
زلفیں بکھری ہوئی ہیں اور ادھر ادھر

۳۹

کیسی اونکی نہیں مجھ سے بیان ہوتی ہے
پیاس سوکھے ہوئے ہونٹوں سے عیاں ہوتی ہے

۴۰

کیسے آئے ہیں یہ کیا ہیں کیا ہیں کیا ہیں
بیٹھے ہیں کیا کوئی بھولا ہوا ہے یہ نصیب
کہ نہ دشمن کی بھی لاش کو ہو یہ نصیب
اونہیں ایک دفعہ معلوم کہ کیا ہے یہ عجب
دیکھ آئی ہوں کہ اب ہے کہ لاکھ کرتب

کون تھا وہ جسے یوں مورد بیداد کیا
کسے مارا کسے لوٹا کسے برباد کیا

کئی دن کا ہے جو فاقہ تو سسکتی ہے وہ
باپ کے سر کو عجب آس سے تکتی ہے وہ

۴۱

ایک کنیز آئی وہاں اسکی بھی ہیں فوج جہاں
آگے بڑھا ہے بنا اعلا دین کا نشان
ہاتھ سے سر نظر آئے کئی بالا سنان

۴۲

ایک کنیز ہے بیٹھی ہیں گرد ہیں گرد بازو
ہیں یہاں خاک پہ بیٹھی ہیں گرد ہیں گرد بازو
ایک کنیز ہے بیٹھی ہیں گرد ہیں گرد بازو
قتل والے ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں

۴۳

ہائے بابا کہ کہتی ہے کہ بابا ہے کہاں
کہاں ہے کہاں ہے کہاں ہے کہاں ہے کہاں
کہاں ہے کہاں ہے کہاں ہے کہاں ہے کہاں
کہاں ہے کہاں ہے کہاں ہے کہاں ہے کہاں

گرد تلواریں لیے فوج ستم کو دیکھا
ننگے سر قافلۂ اہل حرم کو دیکھا

آسمان ہلتا ہے اون قیدیوں نالوں سے
منھ کوئی ہاتھوں سے ڈھانپے ہے کوئی بالوں سے

نشان چہرے سے یتیمی کی عیاں ہوتی ہے
ہائے بابا جو وہ کہتی ہے تو ماں روتی ہے

۴۴

اشک آنکھوں میں بھر کے کہتی ہے
اور یہ کہتے ہیں کہ آنکھ کے تیر
آپ سے بچ کے ہیں فوج کے تیر
عرض سعدی ہے اور فوج کے تیر

۴۵

ایک دو بھی نہیں ہے ایک ہے وہ کہتا ہے ادھر
ایک ادھر ایک ہے کہتا ہے وہ کہتا ہے ادھر
اشک نور شید بنا ہے تو نہ ہے اشک قمر
ہاتھ کو تھامے ہوئے وہ ہوتی ہے تو جب

۴۶

کربلا نام ہے جس جا سے یہ سب آتے ہیں
لڑنے آیا تھا جو سر اوسکا لیے جاتے ہیں

اپنی شادی کے چلن اوسنے نرالے دیکھے
جو تھی ماتم میں ہوئی قید میں چالے دیکھے

صدمہ اسدم عجب اوس تازہ گرفتار پہ ہے
نیل بازو پہ ورم چاند سے رخسار پہ ہے

MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

۴۴۶

[illegible]

دل مشتاق کو حسرت تھی یہاں ہوں شبیر
خیر جیتے رہیں دنیا میں جہاں ہوں شبیر

۴۴۷

[illegible]

یک بیک دور سے ہنگامۂ محشر دیکھا
بیچ میں غول کے شوہر کو کھلے سر دیکھا

۴۴۸

[illegible]

دو شب و روز کے پیاسے تجھے پانی نہ ملا
ہائے احمد کے نواسے تجھے پانی نہ ملا

۴۴۹

[illegible]

آسمان سے نہ گری برق شمگار و تن
ہائے شمشیر کے خط پھول سے رخسار و تن

۴۵۰

[illegible]

جلد بتلا کہ یہ فریاد و بکا کیسی ہے
اور یہ ہائے حسینا کی صدا کیسی ہے

۴۵۱

[illegible]

جان نثار پسر مخبر صادق ہوں میں
تم تو واقف ہو کہ اس نام کی عاشق ہوں میں

۴۵۲

[illegible]

کٹ گیا پھولا پھلا باغ سے باغ زہرا
گل ہوا صرصر آفت سے چراغ زہرا

۴۵۳

[illegible]

خلق میں فاطمہ کا گیسوؤں والا نہ رہا
چھپ گیا چاند زمانے میں اجالا نہ رہا

۴۵۴

[illegible]

اُم کلثوم بھی ہے زینب دلگیر بھی ہے
اسی لشکر میں سناں پر سر شبیر بھی ہے

MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

۵۵

چلکے اب خانۂ شادی میں بچھائی صف
ہو گیا خاک میں یہاں لیکر شاہ نجف
ہاتھ میں سبط کا قرآن لیے جب چلے
جسکی مشتاق ہے دنیا وہ علی ہوئی جان

۵۶

مسکرا کر لب جان بخش سے کچھ بات کرو
آؤ صدقے گئی شیریں سے ملاقات کرو

۵۷

خوش تھی دل میں کہ شہ جن و بشر آئینگے
ہائے کیا جانتی تھی نیزوں پہ سر آئینگے

۵۸

مجلس ماتم شبیر کی تیاری کر
بدلے دعوت کے شہیدوں کی عزاداری کر

۵۹

اوسکے گھر چلیے وفادار بڑی ہے شیریں
قدم آنکھوں سے لگانے کو کھڑی ہے شیریں

۶۰

اب تلک دفن کا سامان بھی نہیں ہے آقا
ہے غضب سر ہے کہیں لاش کہیں ہے آقا

۶۱

کیا خبر مجکو یہ قسمت دکھائی آقا
تشنہ لب قتل ہوئے آپ دہائی آقا

۶۲

ہیبت ان دیکھکے شیریں کو خجل ہونے لگیں
ڈھانپ کر منہ کو بندھی ہاتھوں سے رونے لگیں

۶۳

خون میں ڈوبا ہوا چہرہ نظر آیا مجکو
خوب صدقے گئی دیدار دکھایا مجکو

۶۴

جان کھو کر رہ معبود میں پایا مجکو
اس مصیبت میں بھی ہنسنا نہ بھلایا مجکو

MarsiyaeMaliya
www.emarsiya.com

بارہا سنہ ہوا تجھے علی کا بانی
پیاس کی آہ ہوئی ہے بہت بے تابی
بھی دعوت ہی ہماری تو بھی مہمانی
کہ یہ بھی ہمین جب بھیجیے شاہ ایمانی

مجلسین کر کے صدا گریہ و زاری کرنا
ہر محرم مین مری تعزیہ داری کرنا

کہ بھی غافل کے ساتھ ہونا نہ ہین
ذلا قبر مین ہنگ مین ہونا شیرین
تا جیسے مری ظلمی پہ ہونا شیرین

دن یہ ماتم کی ہین راحت کے نہ دم بھر رہنا
ننگے سر ناظمہ ہین تو بھی کھلے سر رہنا

کہ بھی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی

کرو دو صحرا مین عجب سینہ زنی ہوتی ہے
آسمان روتا ہی اس غم مین زمین روتی ہے

نوحہ

گھوڑے جو دن مین دوش نبی کا مکین ہوا
گھوڑے کے شب جدا خبر گردون نشین ہوا
شہ کربلا مین پہنچے تو زینب نے یہ کہا
اسوار شہ کے سینہ پہ ان کی تھین جس گھڑی
ہر سنگ بے بہا سے سینہ مین کیا
صغرا دلن مین کہتی تھی خطا تک مین ہوا
اکبر جو لڑنے جا کے تو کہتے تھے شاہ دین
ہر اک حسین وقت کہین حسین ہوا

جو یہ چھپ تھا رو کے یہ بیٹا کہتے تھے
وہ کون سا ہے ظلم جو ہم پر حسین ہوا
اس کا سر کاٹتا ہی کوئی بھی مہمان بلا کے آہ
اس کا سر کاٹتا ہی کوئی بھی مہمان بلا کے آہ
اکبر ہو سے شب جو ان تین تین آبو لے شاہ
پانی سے کہ دو تشنہ تا سہ حسین ہوا
عاشور کو شب شاہ کا تا الحسین ہوا
مونس غل شاہ کا تا الحسین ہوا

تمام شد

Marsiya4Marsiya
www.emarsiya.com